دین نے حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں عریضہ بھیجا اور شکایات کا اظہار کیا۔

جس کا شیخ الحدیثؒ نے جامع، تحقیقی اور فیصلہ کن جواب دیا۔ زیر تبصرہ کتاب میں حضرت شیخؒ نے علماء کا آپس میں اختلاف رحمت یا زحمت، علماء کا اخلاص، اختلاف کی صورتیں اور قابل اتباع کون؟ شدت اختلاف کے درجات، آپس کے اتفاق واتحاد کی چند مثالیں، طلبہ کیلئے اہم ہدایات اور علماء حق وعلماء سوء میں فرق اوران جیسے بے شمار قیمتی مضامین کو پُر مغز، مدلل ومکمل وضاحت کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔

یہ کتاب اپنے موضوع پر بالکل منفرد کاوش ہے، خصوصاً عصر حاضر میں برصغیر خصوصاً پاکستان میں اکابر اورعلماء کرام کئی سیاسی گروہوں اور جماعتوں میں تقسیم ہیں، اصاغر کیلئے اس حوالے سے کیالائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے؟ یہ کتاب مذہبی طبقات اور دینی مدارس کے مطالعاتی نصاب میں شامل کرنے کے قابل ہے، خاص طور پر مقامی زبانوں خصوصاً پشتو زبان میں اس کا ترجمہ بہت ضروری ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ اس کو پڑھا سکے، اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے، مولانا اختر علی صاحب، رفیق شعبہ وتصنیف بیت العلم کو جنہوں نے انتہائی عرقریزی کے ساتھ جدید کمپوزنگ، علامات ترقیم عنوانات، ہرآیت وحدیث کی تخریج کرکے ایک قابل قدر کارنامہ انجام دیا۔ ۲۰۶ صفحات پر مشتمل یہ علمی اور تحقیقی کاوش ۳۰۰/ روپے میں مکتبہ بیت العلم، فدا منزل نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی ۰۳۲۲۔۲۵۸۳۱۹۹ سے دستیاب ہے۔(م۔ا۔م)

توہین رسالت کا مسئلہ اور عمار خان ناصر .... مفتی عبدالواحد صاحب

مولانا عمار خان ناصر ماہنامہ الشریعہ کے مدیر، شہیر مولانا زاہد الراشدی کے فرزند اور امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر کے پوتے ہیں۔ ان کے متعلق حلقہ دیوبند میں افراط وتفریط پر مشتمل مختلف نظریات پائے جاتے ہیں کوئی تو ان کے ایمان پر شک کرتا ہے تو کوئی اسکو مجتہد مانتا ہے، کوئی اس کو منکر حدیث کہتا ہے تو کوئی معتدل ترین مذہبی سکالر، لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ہاں "انزلوا الناس منازلھم" پر عمل کم ہوتا جارہا ہے۔ فروعی مسائل پر لڑنے جھگڑنے اور امت میں پھوٹ پھیلانے والے شخصیات کو"متکلم اسلام" جیسے بھاری بھرکم القابات سے نوازا جاتا ہے۔ لیکن علمی اور اخلاقی دائرے میں رہ کر ٹھوس دلائل کی بنیاد پر گفتگو کرنیوالوں کو کوئی وقعت نہیں ایسا ہی معاملہ مولانا عمار خان ناصر کیساتھ بھی ہوا ہے۔ ان کے خلاف اگر کسی نے فتویٰ دیا یا پروپیگنڈہ کیا تو اس کی شہرت چاردانگ عالم پھیل گئی اور اسپر کوئی علمی تنقید کی گئی تو اسکی کوئی حیثیت نہ داردا عمار خان ناصر کے بہت سے نظریات سے اختلاف کی کافی گنجائش موجود ہے۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ اس کا علمی اور تحقیقی